کورس: اقبالیات 9437
سمسٹر :بہار2024ء
سطح :بی ایس

سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1

درجہ زیل سوالات کے جوابات تحریر کریں

علامہ اقبال کی والدہ ماجدہ کا نام تحریر کریں؟
ج
علامہ اقبال کی والدہ ماجدہ کا نام امام بی بی تھا

--2
علامہ اقبال کے شاعری مجموعے "بانگ درا" کا دیباچہ کس معروف شخصیت نے لکھا؟
ج
علامہ اقبال کے شاعری مجموعے "بانگ درا" کا دیباچہ معروف ادیب اور نقاد مولانا شبلی نعمانی نے لکھا

--3
علامہ اقبال کو "سر" کا خطاب کس سال میں ملا؟
ج
علامہ اقبال کو "سر" کا خطاب 1922ء میں ملا

--4
علامہ اقبال نے اپنے کس شاعری مجموعے میں آسمانوں کے سیر کا احوال درج کیا ہے؟
ج
علامہ اقبال نے اپنے شاعری مجموعے "جاوید نامہ" میں آسمانوں کے سیر کا احوال درج کیا ہے

--5
علامہ اقبال کے ظریفانہ کلام پر کس شاعر کا رنگ نظر آتا ہے؟
ج
علامہ اقبال کے ظریفانہ کلام پر مولانا رومی کا رنگ نظر آتا ہے

--6
اورینٹل کالج لاہور میں علامہ اقبال کون سے دو مضامین پڑھاتے رہے ہیں؟

اورینٹل کالج لاہور میں علامہ اقبال فلسفہ اور انگریزی ادب پڑھاتے رہے ہیں

--7
علامہ اقبال کی مشہور نظم "شکوہ" ان کے کس شاعری مجموعے میں شامل ہے؟

Geniusnesthub.com

علامہ اقبال کی مشہور نظم "شکوہ" ان کے شاعری مجموعے "بانگ درا" میں شامل ہے

8--
علامہ اقبال نے اپنی تصنیف "بال جبریل" کا پہلے کیا نام تجویز کیا تھا؟

علامہ اقبال نے اپنی تصنیف "بال جبریل" کا پہلے نام "حجاز کی آواز" تجویز کیا تھا

9--
"بال جبریل" کے شروع میں درج یہ شعر "پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر" کس شاعر کا ہے؟

"بال جبریل" کے شروع میں درج یہ شعر میرزا غالب کا ہے

10--
شعر مکمل کریں "کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں"؟

"کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں"

سوال نمبر 2
مدرجہ زیل عنوانات میں کسی دو پر نوٹ لکھیں

1- اقبال کے والدین
علامہ اقبال کے والدین کا تعلق ایک دیندار اور صوفیانہ مزاج رکھنے والے گھرانے سے تھا۔ ان کے والد، شیخ نور محمد، ایک سلجھے ہوئے، دیندار اور نیک شخص تھے۔ وہ پیشے سے درزی تھے لیکن اپنے علم و حکمت اور روحانی بصیرت کی وجہ سے محلے میں بہت محترم سمجھے جاتے تھے۔ علامہ اقبال کی والدہ، امام بی بی، ایک دین دار، مہربان اور خالص محبت کرنے والی خاتون تھیں۔ وہ بچوں کی تربیت اور تعلیم پر خاص توجہ دیتی تھیں۔ اقبال کے والدین نے ان کی ابتدائی تعلیم اور تربیت میں اہم کردار ادا کیا اور ان کے دل میں دین، اخلاقیات اور انسانیت کی خدمت کا جذبہ پیدا کیا۔ والدین کی دعاؤں اور محبت نے اقبال کی شخصیت اور ان کے افکار میں گہرے اثرات مرتب کیے۔

2- اقبال کا زمانہ طالب علمی
علامہ اقبال کا زمانہ طالب علمی ان کی علمی اور فکری ترقی کی بنیاد رکھتا ہے۔ ابتدائی تعلیم سیالکوٹ کے اسکاچ مشن ہائی سکول سے حاصل کی جہاں ان کے استاد میر حسن نے ان کی قابلیت کو پہچانا اور ان کی رہنمائی کی۔ انٹرمیڈیٹ کی تعلیم مرے کالج سیالکوٹ سے مکمل کرنے کے بعد، اقبال نے گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے اور ایم اے کی ڈگریاں حاصل کیں۔

لاہور میں، پروفیسر آرنلڈ جیسے استاد کی صحبت نے اقبال کی فکری اور فلسفیانہ بصیرت کو جلا بخشی۔ انہوں نے فلسفہ، ادب اور تاریخ میں گہری دلچسپی لی اور اپنی قابلیت کا لوہا منوایا۔ اس دوران، اقبال کی شاعری میں بھی نکھار آیا اور وہ مختلف محافل میں اپنے کلام سے لوگوں کو متاثر کرنے لگے۔

اعلیٰ تعلیم کے لئے اقبال نے انگلینڈ کا رخ کیا جہاں انہوں نے کیمبرج یونیورسٹی سے فلسفہ میں بیچلرز کیا اور بعد میں جرمنی کی میونخ یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ اس دور میں اقبال نے مغربی فلسفہ اور علوم کا گہرائی سے مطالعہ کیا اور اپنی شاعری اور فکری تحریروں میں مشرق و مغرب کے بہترین عناصر کو یکجا کیا۔ ان کی طالب علمی کا دور ان کی فکری اور ادبی زندگی کی بنیاد بن گیا۔

3- سائمن کمیشن

Geniusnesthub.com

سائمن کمیشن 1927 میں برطانوی حکومت کی جانب سے ہندوستان میں آئینی اصلاحات کے جائزے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ کمیشن کا سرکاری نام "انڈین سٹیٹوٹری کمیشن" تھا، اور اس کی صدارت سر جان سائمن نے کی۔ کمیشن کے تمام اراکین برطانوی تھے، اور اس میں کوئی ہندوستانی شامل نہیں تھا، جس کی وجہ سے اسے ہندوستان میں شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔

کمیشن کے خلاف ہندوستان بھر میں احتجاجات ہوئے، اور "سائمن گو بیک" کا نعرہ مقبول ہوا۔ ہندوستانی قوم پرست رہنماؤں نے کمیشن کے بائیکاٹ کا اعلان کیا اور مختلف شہروں میں احتجاجی جلسے اور جلوس منعقد کیے۔ ان احتجاجات کے دوران لالہ لاجپت رائے لاہور میں ایک جلوس کی قیادت کر رہے تھے، جہاں پولیس کے تشدد سے وہ شدید زخمی ہوئے اور بعد میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسے۔

سائمن کمیشن کی رپورٹ 1930 میں شائع ہوئی، جس میں ہندوستان کی آئینی اصلاحات کی تجاویز پیش کی گئیں، لیکن ان میں خودمختاری کے مطالبات کو تسلیم نہیں کیا گیا۔ اس رپورٹ کی بنیاد پر بعد میں 1935 کا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ بنا، لیکن کمیشن کی تشکیل اور اس کی سفارشات نے ہندوستان میں برطانوی حکومت کے خلاف جذبات کو مزید بھڑکا دیا اور آزادی کی تحریک کو مزید تقویت ملی

-

سوال نمبر تین
فکر اقبال کے تخلیقی دور 1905 تا 1924 کو مفصل بیان کریں نیزہ اس دور میں ہونے والے تخلیقات کی نشاندہی بھی کریں؟

فکر اقبال کا تخلیقی دور (1905 تا 1924)
1905 سے 1924 کا عرصہ علامہ اقبال کی زندگی میں تخلیقی اور فکری لحاظ سے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اس دور میں اقبال نے اپنی شاعری اور فلسفیانہ خیالات کو نہ صرف مزید نکھارا بلکہ انہوں نے اپنے فکری سفر کے اہم سنگ میل عبور کیے۔ اس دور کے دوران انہوں نے کئی مشہور اور اہم تخلیقات پیش کیں جو ان کے ادبی و فکری ورثے کا حصہ بنیں۔

1. انگلینڈ اور جرمنی میں تعلیم (1905-1908)
1905 میں اقبال اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلینڈ گئے جہاں انہوں نے کیمبرج یونیورسٹی سے فلسفہ میں بیچلرز کی ڈگری حاصل کی۔ اس دوران انہوں نے لنکنز ان میں قانون کی تعلیم بھی حاصل کی۔ بعد ازاں، اقبال نے جرمنی کی میونخ یونیورسٹی سے 1908 میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ان کی ڈاکٹریٹ کی تحقیق "Development of Metaphysics in Persia" (ایران میں مابعد الطبیعات کی ترقی) پر تھی۔

2. "بانگ درا" (1924)
1905 سے 1924 کے دوران، اقبال نے کئی اہم نظمیں لکھیں جو بعد میں ان کے مجموعے "بانگ درا" میں شامل ہوئیں۔ "بانگ درا" ان کی اردو شاعری کا پہلا مجموعہ ہے جو 1924 میں شائع ہوا۔ اس مجموعے میں شامل کچھ اہم نظمیں ہیں:

شکوہ: اس نظم میں اقبال نے مسلمانوں کے زوال اور ان کی حالت زار پر شکوہ کیا ہے۔
جواب شکوہ: اس نظم میں اقبال نے اللہ کی طرف سے مسلمانوں کو ان کے اعمال پر تنبیہ اور نصیحت دی ہے۔
خضر راہ: اس نظم میں اقبال نے رہنمائی اور ہدایت کے موضوع پر خیالات پیش کیے ہیں۔

3. فارسی شاعری
اقبال نے اس دور میں فارسی زبان میں بھی کثرت سے شاعری کی۔ ان کی فارسی شاعری میں ان کے فلسفیانہ خیالات، خودی کا تصور، اور روحانی بلندی کے موضوعات شامل ہیں۔ ان کی اہم فارسی تصانیف میں شامل ہیں:

اسرار خودی (1915): اس کتاب میں اقبال نے خودی یعنی خود شناسی اور خودی کی ترقی کے فلسفے کو بیان کیا ہے۔

Geniusesthub.com

رموز بے خودی (1918): یہ کتاب "اسرار خودی" کا تسلسل ہے اور اس میں اجتماعی خودی اور مسلمانوں کے معاشرتی و سیاسی مسائل پر بحث کی گئی ہے۔

4. خطبات و مضامین

اس دور میں اقبال نے مختلف خطبات اور مضامین بھی لکھے جن میں انہوں نے اسلامی فلسفہ، مسلمانوں کی حالت زار، اور مغربی تہذیب کے اثرات پر روشنی ڈالی۔ ان کے خطبات میں شامل ہیں:

Reconstruction of Religious Thought in Islam: یہ خطبات اقبال کے فلسفہ اور مذہبی فکر کا نچوڑ ہیں جو انہوں نے مختلف مقامات پر پیش کیے۔

5. مشرق و مغرب کا فلسفیانہ موازنہ

اقبال نے اس دور میں مشرقی اور مغربی فلسفہ کا عمیق مطالعہ کیا اور ان کے مابین موازنہ کیا۔ انہوں نے مغرب کی مادی ترقی کو سراہتے ہوئے اس کی روحانی کمزوریوں پر تنقید کی، جبکہ مشرق کی روحانی بلندی کو سراہا مگر اس کی مادی پسماندگی پر تنقید کی۔

نتیجہ

1905 سے 1924 کا عرصہ علامہ اقبال کی فکری اور تخلیقی زندگی کا اہم دور ہے جس میں انہوں نے اپنی شاعری، فلسفیانہ خیالات، اور نظریات کو مضبوطی سے پیش کیا۔ اس دور کی تخلیقات میں "بانگ درا"، "اسرار خودی"، "رموز بے خودی"، اور ان کے اہم خطبات شامل ہیں۔ اس دور میں اقبال نے مسلمانوں کے مسائل، خودی کا فلسفہ، اور مغربی تہذیب کے اثرات پر گہری نگاہ ڈالی اور اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کیا۔

سوال نمبر 4

ایران میں علامہ اقبال کی مقبولیت پر مضمون تحریر کریں؟

ایران میں علامہ اقبال کی مقبولیت

علامہ محمد اقبال، جو اپنی فلسفیانہ شاعری اور فکری بصیرت کے لئے مشہور ہیں، نہ صرف برصغیر بلکہ دنیا بھر میں اہمیت رکھتے ہیں۔ خاص طور پر ایران میں اقبال کی مقبولیت اور ان کے خیالات کی پذیرائی انتہائی نمایاں ہے۔ ایرانی عوام اور دانشوران اقبال کو ایک بڑے شاعر، فلسفی، اور مفکر کے طور پر تسلیم کرتے ہیں۔

اقبال کی فارسی شاعری

اقبال کی فارسی شاعری ان کی ایران میں مقبولیت کی ایک بڑی وجہ ہے۔ ان کی فارسی شاعری میں ایرانی ثقافت، تاریخ، اور ادبیات کی جھلکیاں ملتی ہیں، جو ایرانی عوام کے دلوں کو چھوتی ہیں۔ اقبال کی فارسی شاعری کی چند اہم کتابیں جنہیں ایران میں بے حد پذیرائی ملی، شامل ہیں:

اسرار خودی: اقبال کی اس کتاب میں خودی کے فلسفے کو بیان کیا گیا ہے، جو ایران کے فلسفیانہ اور روحانی حلقوں میں بہت پسند کیا گیا۔

رموز بے خودی: یہ کتاب "اسرار خودی" کا تسلسل ہے، اور اس میں اجتماعی خودی اور مسلمانوں کے معاشرتی و سیاسی مسائل پر بحث کی گئی ہے۔

پیام مشرق: اقبال نے اس کتاب کو گوئٹے کے "دیوان مغربی" کے جواب میں لکھا، اور اس میں مشرقی تہذیب کی اہمیت اور خوبصورتی کو اجاگر کیا۔

ایرانی دانشوروں کی پذیرائی

ایرانی دانشوروں نے اقبال کی شاعری اور فلسفے کو گہرائی سے مطالعہ کیا ہے۔ انہیں "حکیم الامت" اور "مفکر اسلام" کے لقب سے نوازا گیا۔ ایرانی مفکرین جیسے علی شریعتی، سید حسین نصر، اور مہدی حائری یزدی نے اقبال کے فلسفے پر تفصیل سے لکھا اور ان کے خیالات کو ایران کے تعلیمی نظام میں شامل کیا۔

تعلیمی اور تحقیقی ادارے

ایران میں اقبال پر تحقیق کے لئے مختلف تعلیمی اور تحقیقی ادارے قائم کیے گئے ہیں۔ تہران یونیورسٹی،

Geniusnesthub.com

فردوسی یونیورسٹی، اور دوسرے کئی ادارے اقبال کے فلسفے اور شاعری پر تحقیق کر رہے ہیں۔ ایران میں اقبال کی یاد میں مختلف سیمینار، کانفرنسز، اور مشاعرے منعقد کیے جاتے ہیں جن میں اقبال کی شخصیت اور ان کے کام پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

اقبال کے نظریات اور ایران

اقبال کے نظریات اور فلسفہ، خاص طور پر ان کا تصور خودی، اسلامی اتحاد، اور اجتہاد کی ضرورت، ایرانی انقلاب کے دوران اور بعد میں خاصی اہمیت اختیار کر گئے۔ اقبال کے خیالات نے ایرانی عوام کو اپنی ثقافتی و مذہبی جڑوں کی طرف رجوع کرنے اور ایک نئے اسلامی معاشرتی نظام کی تعمیر میں مدد دی۔

ایرانی ادب اور اقبال

اقبال کی شاعری اور افکار ایرانی ادب میں بھی گہرے اثرات چھوڑ چکے ہیں۔ ایرانی شاعروں اور ادیبوں نے اقبال کی شاعری سے متاثر ہو کر نئی تخلیقات کی ہیں۔ اقبال کی شاعری کے تراجم فارسی زبان میں دستیاب ہیں اور ان کی نظموں کو ایرانی مدارس اور یونیورسٹیوں میں پڑھایا جاتا ہے۔

نتیجہ

علامہ اقبال کی مقبولیت ایران میں ان کے فارسی شاعری کے منفرد انداز، فکری بصیرت، اور اسلامی فلسفے کی بدولت بہت زیادہ ہے۔ ایرانی عوام اور دانشوران نے اقبال کے خیالات کو نہ صرف قبول کیا بلکہ ان کو اپنی فکری اور تہذیبی زندگی کا حصہ بنایا۔ اقبال کا فلسفہ اور شاعری ایران کی علمی و فکری زندگی میں اہم مقام رکھتے ہیں اور آنے والی نسلوں کو بھی رہنمائی فراہم کرتے رہیں گے

سوال نمبر 5

علامہ اقبال کی تصانیف بانگ ذرا اور بال جبریل میں سے کسی ایک کا مکمل تعارف پیش کریں

علامہ اقبال کی تصنیف "بال جبریل" کا مکمل تعارف

"بال جبریل" علامہ اقبال کی اہم ترین تصانیف میں سے ایک ہے، جو ان کے فکری اور شعری سفر کی عکاسی کرتی ہے۔ یہ مجموعہ 1935 میں شائع ہوا اور اقبال کی اردو شاعری کا ایک بلند پایہ نمونہ ہے۔ اس کتاب میں اقبال نے مختلف موضوعات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے، جن میں فلسفہ، سیاست، دین، اور اخلاقیات شامل ہیں۔

کتاب کا پس منظر

"بال جبریل" اس وقت کے حالات و واقعات کی عکاسی کرتی ہے جب برصغیر پاک و ہند میں سیاسی و سماجی تبدیلیاں رونما ہو رہی تھیں۔ اس کتاب کے اشعار میں اقبال نے مسلمانوں کی حالت زار، ان کے عروج و زوال کے اسباب، اور ان کی مستقبل کی راہوں پر غور و فکر کیا ہے۔ اس کتاب میں اقبال کے فلسفیانہ اور فکری مباحث کا مرکز "خودی" کا تصور ہے۔

اہم موضوعات

خودی کا فلسفہ

اقبال کے نزدیک خودی یعنی انسان کی اپنی ذات کی پہچان اور اس کی تربیت بہت اہم ہے۔ "بال جبریل" میں اقبال نے خودی کے فلسفے کو تفصیل سے بیان کیا ہے اور انسان کو اپنی خودی کی پہچان کر کے اسے مضبوط کرنے کی ترغیب دی ہے۔

عشق اور عقل

اقبال نے عشق اور عقل کے درمیان توازن پر زور دیا ہے۔ ان کے نزدیک عشق وہ قوت ہے جو انسان کو بلندیوں پر لے جاتی ہے، جبکہ عقل انسان کو مادی دنیا کی حقیقتوں سے آگاہ کرتی ہے۔ دونوں کا متوازن استعمال انسان کو کامیابی کی راہوں پر گامزن کرتا ہے۔

مشرق و مغرب کی تہذیبوں کا موازنہ

Geniusesthub.com

"بال جبریل" میں اقبال نے مشرق اور مغرب کی تہذیبوں کا موازنہ کیا ہے۔ انہوں نے مغربی تہذیب کی مادی ترقی کو سراہا لیکن اس کی روحانی کمزوریوں پر تنقید کی، جبکہ مشرق کی روحانی بلندی کی تعریف کی لیکن اس کی مادی پسماندگی پر افسوس کا اظہار کیا۔

ملت اسلامیہ کی حالت

اقبال نے مسلمانوں کی موجودہ حالت پر تنقید کی اور ان کے عروج و زوال کے اسباب پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے مسلمانوں کو بیدار ہونے اور اپنی کھوئی ہوئی عظمت کو دوبارہ حاصل کرنے کی تلقین کی۔

اہم نظمیں اور اشعار

"بال جبریل" میں شامل کئی نظمیں اور اشعار بہت مشہور ہیں اور اقبال کے فکری ورثے کا اہم حصہ ہیں۔ چند اہم نظموں اور اشعار کی مثالیں درج ذیل ہیں:

"پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر": یہ شعر اقبال کی قوت ارادی اور استقلال کی بات کرتا ہے۔
"ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی": اس شعر میں اقبال نے انسانی صلاحیتوں اور مواقع کے بارے میں بات کی ہے۔
"ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں": اس نظم میں اقبال نے انسان کی لا محدود صلاحیتوں اور امکانات کا ذکر کیا ہے۔

کتاب کی اہمیت

"بال جبریل" اقبال کی شاعری کا شاہکار ہے جو ان کے فلسفے اور فکری بصیرت کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ کتاب نہ صرف اردو ادب میں بلکہ عالمی ادب میں بھی اہم مقام رکھتی ہے۔ اس میں اقبال نے اپنے خیالات کو شاعرانہ انداز میں پیش کیا ہے جو قاری کو غور و فکر کی دعوت دیتا ہے۔

نتیجہ

"بال جبریل" علامہ اقبال کی فکری اور شعری عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یہ کتاب اقبال کے فلسفہ خودی، عشق و عقل، اور مسلمانوں کی حالت زار جیسے موضوعات پر روشنی ڈالتی ہے۔ اس کتاب کی نظمیں اور اشعار آج بھی لوگوں کے دلوں میں زندہ ہیں اور اقبال کی فکر کی گہرائی اور بصیرت کو عیاں کرتے ہیں۔ "بال جبریل" ایک ایسی تخلیق ہے جو قاری کو فکری بلندیوں تک پہنچانے کا ذریعہ بنتی ہے۔

Geniusnesthub.com